شیخ محمد صالح المنجد

نکاح وطلاق کے بعض اہم مسائل

* عدت کے دوران منتقلی
* بیوی کی ملازمت کا خرچ
* سردی ومرض کی بنا پر تیمم
* مساجد میں نکاح کا مسئلہ
* کافر عدالت کی دی گئی طلاق کا معتبر ہونا؟

عدمِ تحفظ کے احساس کی بنا پر عدت والی عورت کا میکے منتقل ہونا

سوال: ایک عورت کا خاوند فوت ہو گیا اور وہ اپنے فوت شدہ شوہر کے ساتھ کرایہ کے گھر میں رہتی تھی، اس کے میکے والے بھی اسی علاقے میں رہتے ہیں، لیکن گھر ان سے دور ہے، اور اس کا بھائی بھی کام کاج کی بنا پر اس کے گھر آکر نہیں رہ سکتا، اور عورت مکان کا کرایہ بھی ادا نہیں کر سکتی، کیا یہ عورت عدت گزارنے کے لیے میکے منتقل ہو سکتی ہے؟

جواب: بیوہ عورت کے لیے اپنے اسی گھر میں عدت گزارنا واجب ہے جس گھر میں رہائش رکھے ہوئے اسے خاوند کی وفات کی اطلاع ملی تھی؛ کیونکہ رسول کریم ﷺ نے یہی حکم دیا ہے۔ کتبِ سنن میں نبی کریم ﷺ کی درج ذیل حدیث مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فریعہ بنت مالک ؓ کو فرمایا تھا:

"تم اسی گھر میں رہو جس گھر میں تمہیں خاوند فوت ہونے کی اطلاع ملی تھی، حتی کہ عدت ختم ہو جائے۔ فریعہ ؓ کہتی ہیں: چنانچہ میں نے اسی گھر میں چار ماہ دس دن عدت بسر کی تھی۔"[1]

اس حدیث پر عمل کرتے ہوئے اکثر اہل علم کا بھی یہی مسلک ہے، لیکن انہوں نے یہ

1 سنن ابوداود: ۲۳۰۰؛ سنن ابن ماجہ: ۲۰۳۱ ... علامہ البانی نے اسے صحیح ابن ماجہ میں صحیح قرار دیا ہے۔

اجازت دی ہے کہ اگر کسی عورت کو اپنی جان کا خطرہ ہو یا پھر اس کے پاس اپنی ضروریات پوری کرنے کے لیے کوئی دوسرا شخص نہ ہو اور وہ خود بھی اپنی ضروریات پوری نہ کر سکتی ہو تو کہیں اور عدت گزار سکتی ہے۔

علامہ ابن قدامہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:

"بیوہ کے لیے اپنے گھر میں ہی عدت گزارنے کو ضروری قرار دینے والوں میں عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم شامل ہیں، اور ابن عمر اور ابن مسعود اور امّ سلمہ رضی اللہ عنہم سے بھی مروی ہے، اور امام مالک ،امام ثوری، امام اوزاعی ،امام ابوحنیفہ، امام شافعی اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہم کا بھی یہی قول ہے۔"

ابن عبد البر رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں :

"حجاز، شام اور عراق کے فقہاے کرام کی جماعت کا بھی یہی قول ہے۔"

اس کے بعد لکھتے ہیں:

"چنانچہ اگر بیوہ کو گھر منہدم ہونے یا غرق ہونے یا دشمن وغیرہ کا خطرہ ہو تو اس کے لیے وہاں سے دوسری جگہ منتقل ہونا جائز ہے؛ کیونکہ یہ عذر کی حالت ہے۔ اور اسے وہاں سے منتقل[1] ہو کر کہیں بھی رہنے کا حق حاصل ہے۔" (مختصرًا)

سعودی عرب کی مستقل فتویٰ کونسل کے علماے کرام سے درج ذیل سوال کیا گیا کہ ایک عورت کا خاوند فوت ہو گیا ہے اور جس علاقے میں اس کا خاوند فوت ہوا ہے، وہاں اس عورت کی ضرورت پوری کرنے والا کوئی نہیں، کیا وہ دوسرے شہر جا کر عدت گزار سکتی ہے؟

کونسل کے علماے کرام کا جواب تھا:

"اگر واقعتاً ایسا ہے کہ جس شہر اور علاقے میں خاوند فوت ہوا ہے، وہاں اس بیوہ کی ضروریات پوری کرنے والا کوئی نہیں، اور وہ خود بھی اپنی ضروریات پوری نہیں کر سکتی تو اس کے لیے وہاں سے کسی دوسرے علاقے میں جہاں وہ محفوظ ہو اور اس کی

۱ المغنی: ۱۲۷/۸